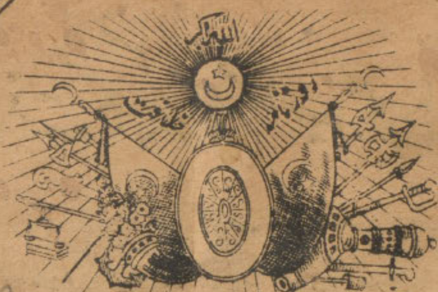


اعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

رفوے زخم سے مطلب ہے لذت زخم سوزن کی
سمجھیو مت کہ پاس درد سے دیوانہ غافل ہے

پیغام عمل

یعنی

جمعیۃ خلافۃ کا تعمیری پروگرام

از

مولانا شوکت علی صاحب
صدر جمعیۃ مرکزیہ خلافۃ ھند

کیا خلافت کا کچھ کام اب بھی باقی ہے

مین چاہتا ہون اور یہ بجد ضروری بھی ہے کہ ایک مرتبہ اپنے خیالات سینٹرل خلافت کمیٹی کے فیصلہ کی نسبت ذرا تفصیل سے لکھون - مضمون روکھا پھیکا ہے - مگر اُس کے ساتھ ہی بہت ضروری اور اہم ہے - میری درخواست ہے کہ سمجھدار اصحاب اس کو غور سے پڑھین تاکہ آیندہ کام مین آسانی ہو اور غلط فہمیون کے ہجوم سے ہم لوگ بچ جائین -

تمام مسلمانون کو اس بات کی شکایت تھی کہ خلفائے راشدین کے بعد رفتہ رفتہ سلطنت کا رنگ خلافت مین آگیا - علمائے کرام سے بھی یہی سنا گیا کہ اصلی معنون مین یہ خلافت نہ تھی اس لئے ہمارا مصمم اور پکا ارادہ تھا کہ جس وقت خدا نے ہماری کوششون کو کامیابی عطا فرمائی - اسی وقت اس کو خلافت حقہ بنائین گے - یعنی خلیفہ کا انتخاب تمام دنیا کے مسلمانون کی منتخب جماعت کے ذریعہ سے کیا جائیگا - اسلامی دنیا کے نایبون کی مجلس شوریٰ خلیفۃ الرسول کے پاس موجود ہوگی اور علاوہ ایک سب سے بڑی طاقت کے تمام دنیا کی دیگر مسلمان قوتین اور عام مسلمین خلافت کے معین و مددگار رہون گے - اور اگر خدا کا فضل شامل حال رہا تو مسلمان اس درجہ قوی ہون گے کہ دشمن ان کو تباہ و برباد نہ کر سکین گے - یہ ہمارا خیال تھا اور آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا -

اسلئے اگر دشمنان اسلام کی ان تھک سازشون سے متاثر ہو کر کچھ ناسمجھ لوگ اس قسم کا خیال ظاہر کرین کہ خلافت کا اب کیا کام باقی ہے تو رنج تو ضرور ہوتا ہے مگر بہت زیادہ نہین - لیکن اگر یہی سوال ایک بہادر سمجھدار اور ایمان والا مسلمان ہم سے کرے تو سوائے اسکے کہ ہم روئین اور اپنی مصیبت پر افسوس کرین اور کیا ہو سکتا ہے - مگر رونے دھونے اور آہ و بکا سے غلطی کی درستی نہین ہو سکتی - اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم بتا دین

کہ خلافت کو کیا کرنا ہے اور آیندہ خلافت کا کیا پروگرام ہے اور یہ بھی لگو گشت و خون اسوقت بند ہوگیا ہے مگر خلافت کا کام سب باقی ہے - یہ مُنھ کا نوالہ نہین - سب سے بڑا کام تو مسلمانون کو مرد بنانا ہے تاکہ تھوڑی ناکامیون پر مضمحل نہ ہو جائین اور کام نہ چھوڑ دین - سب سے بڑھکر جو روگ ہمارے جسم قومی مین آگیا ہے وہ نامردی اور مایوسی کا ہے - مسلمان کے لئے مایوسی کفر ہے لَا تقنطوا من رحمۃ اللہ - اسلئے ہم صاف کہتے ہین کہ باوجود اسکے کہ ہمارے دلون مین غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی عظمت، عزت اور محبّت بھی اور ہے - ترکی جمہوریت اور ساری ترکی قوم کو سچے طریقہ سے آزاد دیکھنے کے ہم متمنی ہین - پھر بھی ہم یہ کہنے کو طیار ہین کہ اون کا فیصلہ نعوذ باللہ نص قرآن نہین ہے - جو کچھ گذشتہ مارچ مین خلافت کی نسبت انہون نے کیا وہ گھبراہٹ اور غلطی پر مبنی تھا اور انشاء اللہ اپنی غلطی پر متنبہ ہوکر وہ خود ہی اسکی تصحیح کرین گے - یورپ کی زہریلی صحبت اور تعلیم نے بعض سر برآوردہ لوگون کے ایمانون مین غالبًا خلل ڈالا تھا - جیسا کہ ہندوستان کے مسلمانون مین - خدا کا شکر ہے اور یہ ایک اسلام کا معجزہ ہے کہ ہم تو پھر غلط راستہ سے لوٹ کر اسلام کے سچے راستہ پر آگئے - خلافت کے لئے جدّو جہد کرنے کے واسطے کمر ہمّت باندھ لی - ۲ برس لگین یا ۱۰ برس لگین یا پچاس برس لگین سبھی باخبر مسلمانون کا فرض ہے کہ خلافت عظمیٰ کو سچی خلافت بنائین تاکہ اسلام کی جڑ مضبوط ہو اور دشمن اسکی طرف آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھ سکے - اس کی تکمیل کے لئے مناسب کارروائی یہ سوچی گئی ہے کہ ہمارا باوقار وفد انگورہ اور قسطنطینیہ جائے اور ترکی بھائیون سے گفتگو کرے - خدا کا شکر ہے کہ دنیائے اسلام نے ان چند ہی مہینون مین ہماری آواز پر لبیک کہا اور مصر، افغانستان، شام، ایران، نجد، یمن اور خود حجاز نے ہم کو یقین دلایا کہ وہ ہندوستان کے مسلمانون کے دوش بہ دوش ہوکر خلافت عظمیٰ کو قایم کرنے کے لئے کھڑے ہونگے - خود ہمارے ترک بھائیون مین یہ آثار پائے جاتے ہین کہ انکی

آنکھیں اب روشن ہوگئیں اور ان کو اندازہ ہونے لگا کہ گذشتہ مارچ کا فیصلہ صحیح نہ تھا۔ ہماری خلافت کمیٹی کی بے نوصانہ کوششیں ضرور اپنا اثر دکھائیں گی جب ہمارا وفد انگورہ اور قسطنطنیہ جاکر تمام ترک بھائیوں سے گفتگو کرے گا اور اون کو سمجھائے گا کہ خدا کی دی ہوئی بڑی نعمت یعنی اسلام کی بیداری کو تم مٹانا چاہتے ہو۔ برسوں کے خواب کے بعد مسلمانان عالم حوادث کے تھپیڑے کھاکر اب بیدار ہوئے تھے اور شرمندہ تھے کہ ان کی بے حسی اور بعض اوقات خلاف اسلام حرکات اور دشمنان اسلام کی امداد سے اسلام کی جڑ اونھوں نے ہی کھوکھلی کی تھی۔ اب وہ تائب ہوکر دامے درمے قدمے سخنے جانے خلافت کی خدمت کے لئے طیار ہوئے تو آپ نے خلافت اور خلیفۃ المسلمین کے متعلق ایسا غلط فیصلہ کیا کہ تمام دنیا میں رسوائی ہوگئی۔

انشاءاللہ وہ وقت قریب ہے کہ دنیائے اسلام اپنے اپنے ملک میں جہاں اور ٹیکس اور محصول ادا کرتی ہے وہاں آمدنیوں پر اور زمین کے لگان کے ساتھ ایک پائی فی روپیہ کا ٹیکس بڑھاکر کروڑہا روپیہ سے رسول اکرم صلعم کی خلافت کو مضبوط کریگی قطرہ قطرہ دریا ہوتاہے۔ ہماری پائی فی روپیہ سے اتنا وصول ہوجائیگا کہ جو سلطنت خلیفۃ الرسول کے ساتھ وابستہ ہوگی وہ دنیا میں مالامال ہوجائیگی اور اس کی قوت و اقتدار میں اضافہ ہوگا۔

ایک طرف تو خلافت کے اس کام کو مستحکم کرناہے گویا کہ اس اسلامی خلافت کی ازسرنو بنا ڈالناہے۔ دوسرے عربوں میں سچا اتحاد پیدا کرانا ہے حجاز یمن نجد۔ عراق شام۔ سوریا فلسطین مصر۔ مراکش۔ طرابلس، ٹونس تمام عرب قوموں کو متحد کرکے اسلام کی سچی خدمات پر آمادہ کرناہے۔ جزیرۃ العرب کو کفار کے اقتدار سے باہر نکالناہے یہ کام تو ہمکو بیرون ملک کے لئے کرنا تھے اور ہیں۔ گذشتہ چار سال میں ہماری

ساری توجہ اس بیرونی کام کی طرف تھی ۔ کیونکہ خود خلافت خطرے میں تھی ۔ کفار کے مقابلہ سے ذرا نجات ملی تھی کہ پارلیمنٹ کے فیصلہ نے ایک صدمہ پہونچایا مگر اس کا تصفیہ زیادہ مشکل نہ تھا یہ بھائی بھائی کا معاملہ ہے غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور ہمارے ترک بھائی ہماری اخوت کے بھروسہ پر ہمیں دبا سکتے ہیں اسی اخوت اور محبت و دلسوزی کے بھروسہ پر ہم انھیں دبا سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی داد و فریاد کو سنینگے اور توجہ کرینگے ۔ اس لئے انشاءاللہ ہمارے وفد کی کامیابی ضرور ہوگی ترکی قوم میں بہت بڑی جماعت خلافت کی حامی موجود ہے ہم ان سب میں آپسمیں ملاپ کرائینگے جس سے ایک طرف تو عظمت و اقتدار اور دوسری طرف اندرونی انتظام حکومت جمہور کی ماتحتی میں اعلیٰ و برتر ہوکر ترکوں کی ترقی کا باعث ہو ۔ خدا کی مدد سے ترکوں کی شجاعت اور تمام دنیائے اسلام کی ہمدردی و مدد نے اپنا اثر دکھایا اور قتل و غارتگری بند ہوئی ۔ خلافت بیرونی

خطرہ سے بچگئی ۔ اب لازم ہوا کہ اوّل ہندوستان میں ہم اپنی انتظامی قوت سے کام لیکر وہ کام کامیابی سے کرکے دکھا دیں جو بحیثیت نائب و معین خلیفۃ الرسول ہر خلافت کے حامی کو کرنا ہوتا ہے ۔ یعنی دین مقدس کی حفاظت مسجدوں کو آباد کرانا ۔ مسلمانوں کی تعلیم عام کرانا ۔ بچوں اور بیواؤں کی پرورش کا انتظام کرنا ۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی حالت کو سنبھالنا ان کو جائز امداد دیکر کاروباری بنانا ۔ زکواۃ کا جمع کرنا ۔ اوقاف کا اچھا انتظام کرنا ۔ شراب خواری زناکاری کو روکنا ۔ غرضکہ خلیفہ کی طرف سے وہ کام کرنا جو اسلام کے لئے مفید و بہتر ہو ۔ ان سب باتوں کو جان کر کون کہہ سکتا ہے کہ خلافت کا کام ختم ہوا ۔ خلافت کے کام کرنے کا تو اب وقت آیا ہے ۔

ہماری خلافت کمیٹی نے خدا کا شکر ہے جو کام بیرون ملک کیا اس کی تمام دنیائے اسلام شہادت دیتی ہے اگر کام میں کچھ غلطیاں یا خرابیاں ہوئیں (اور دنیا میں کونسا کام ہے جسمیں خرابی اور غلطی نہیں ہوتی) ہم نے اس کی تصحیح کی اور اب جو وقت آیا

تو اندرون ملک مین بھی جو خلافت کا کام تھا اُس کو ہمت و استقلال سے کام لے کر اپنے ہاتھ مین لیا۔ خلیفۃ الرسول امیر المومنین کی نیابت کی مستحق جمعیۃ الخلافت ہی ہے جسمین ہر طبقہ کی نیابت موجود ہے علمائے کرام۔ متمول حضرات۔ سیاست دان امیر غریب ہر طبقہ کے لوگ موجود ہین اس لئے مین ادب سے اپنے مسلمان بھائیون سے درخواست کرونگا کہ تم نے اسلام کی خدمت کے لئے بہت کچھ تکالیف برداشت کین ملک کی آزادی کی جدوجہد مین تمھارا نمایان حصہ تھا مالی قربانی اپنی حیثیت سے زیادہ کی جیل خانون کے بھرنے مین تمھاری تعداد کم نہ تھی اب وقت آگیا ہے کہ اپنی خوش انتظامی کا ثبوت دو اور تحریک کو اس طرح انتظام کے ساتھ چلاؤ کہ ہر طبقہ کا مسلمان اس کار خیر مین شریک ہو سکے اور شریک ہو کر اسلام کی عزت اور برتری کا باعث ہو اور خود اپنے لئے دین و دنیا کی عزت حاصل کرے ایک منٹ کے لئے ہم نے اپنے خلافت کے پہلے کام کو نہین چھوڑا ہے اور نہ اصول سے غفلت کی ہے آج بھی ہم دشمنان خلافت کا مقابلہ اسی بہادری اور ہمت سے کرینگے بلکہ دن دُگنی اور رات چوگنی ہمت کے ساتھ کیونکہ اس نئے اندرون ملک مین ہمارا نظام درست ہوگا اور آٹھ کروڑ مسلمان ایک اسلام کی لڑی مین ایک حیثیت سے شامل ہونگے۔

جمعیۃ خلافت کو آئندہ کیا کرنا ہے

مجلس عاملہ خلافت کے گذشتہ مئی کے اجلاس منعقدہ بمبئی مین اول مرتبہ باقاعدہ اندرونی ملک کے اسلامی اور ضروری کامون کو ہاتھ مین لینے کا تذکرہ ہوا، اس سے پیشتر حکیم اجمل خان صاحب، ڈاکٹر انصاری صاحب اور دیگر حضرات نے بھی میرے دہلی کے طویل قیام مین ان مین سے بعض شعبون کا ذکر کیا تھا۔ اور مئی کے اجلاس مذکورہ مین مزید کافی بحث و مباحثہ و مشورہ کے بعد مجھکو حکم ملا تھا کہ اس نئے پروگرام کے متعلق ایک بیان

اخبارات مین شائع کر دون تاکہ مرکزی خلافت کمیٹی کے ممبرون اور دیگر مسلمانون کو ان اہم امور پر غور کرنے کا موقع ملے۔ چنانچہ ایک طویل بیان ماتھران سے تمام انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع ہوا۔ اور بعد کو ۲۴-۲۵ رجون کے سنٹرل خلافت کمیٹی کے اجلاس میں باقاعدہ بجویز پیش ہوئی۔ ڈاکٹر کچلو کے پیش کردہ پروگرام مین خود انہون نے اور مولانا ابوالکلام صاحب نے مناسب ترمیم واضافہ کر کے اس کو جلسہ میں پیش کیا اور بعد بحث ومباحثہ کے حسب ذیل پروگرام پاس ہوا۔

(۱) قوم کی تمام سیاسی ودیگر سرگرمیون ونیز خلافت کمیٹیوں کی ترتیب وتنظیم ونگرانی ایسے افراد کے سپرد کی جائے جو اس کام کے لیے حتی الوسع اپنا وقت دین۔

(۲) مسلم رضاکار جماعت ہر شہر، قصبہ، ضلع اور گاؤن مین ازسر نو قائم کی جائے اور اسکا تعلق جمعیۃ مرکزیہ خلافت سے ہوگا۔

(۳) مساجد میں ابتدائی تعلیم کے مکاتب جاری کئے جائیں اور جمعہ اور جماعت کی تنظیم کے متعلق مجلس خلافت کوشش کرے۔

(۴) نائٹ اسکول قائم کئے جائیں جنکے ذریعہ سے عوام مین نوشت وخواند عام طور پر ہو جائے۔

(۵) مسلمانوں کی اقتصادی حالت کی درستی کے لئے ایسی تعلیم گاہوں کا قیام ہو جہان مختلف پیشون، صنعتون اور حرفتون کی تعلیم دیجائے۔

(۶) اسلامی اوقاف کی نگرانی کا کام بھی خلافت کمیٹی اپنے ہاتھ مین لے اور ہر مسلم کے گھر سے مستقل چندہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۷) قوم صدقات وزکواۃ بذریعہ جمعیت خلافت جمع کی جائیں اور ان کا مصرف وہی ہو جسکے لئے وہ مخصوص ہوں۔

(۸) قوم کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مسلم بینک اور کواپریٹو سوسائٹی قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا یہ جلسہ جمعیت العلما سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں ماہرین اقتصادیات سے حالات دریافت کرنیکے بعد شرعی نقطۂ نظر سے اظہار رائے فرمائے

(۹) قومی پنچایتیں قائم کی جائیں اور مقدمات کو روکنے کی کوششیں عمل میں لائی جائیں
(۱۰) مسلمانوں میں کھدر کی ترویج کے لئے سرگرم کوشش کی جائے۔
(۱۱) مسلم بیوگان کی نگرانی اور یتامیٰ کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔
(۱۲) مندرجہ بالا پروگرام کی تعمیل کے لئے ایک عام فنڈ قائم کیا جائے جس کا دسواں (۱/۱۰) حصہ بطور محفوظ فنڈ کے رہے یہ مکمل پروگرام مجلس عاملہ کے سپرد کیا گیا کہ وہ اس کی عملی تدابیر پر غور کرنے کے بعد کل یا بعض اہم واقعات پر عمل کرنے کے لئے ماتحت خلافت کمیٹیوں کو فوراً ہدایات جاری کرے۔ یہ بھی ہدایت دی گئی کہ سلسلۂ تنظیم کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ملک کی دوسری مذہبی، قومی و ملکی ذمہ دار جماعتوں سے اس قسم کا سمجھوتہ کر لیا جائے جس سے مناسب تقسیم کار ہو جائے اور ہر جماعت ایک دوسرے کے کام میں حارج و مزاحم نہ ہو۔

مجلس عاملہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جمعیت العلما۔ جمعیت مرکزیہ تبلیغ اسلام اور مسلم لیگ سے خط و کتابت کر کے کسی نتیجہ پر پہنچے۔ چنانچہ ان ہدایات کے مطابق ۱۹، ۲۰ جولائی کو مجلس عاملہ کا جلسہ لکھنؤ میں ہوا جس میں کافی غور و بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ حسب ذیل کام ہاتھ میں لئے جائیں۔

الف۔ موپلا یتامیٰ و بیوگاں کی تعلیم و پرورش و تربیت کا انتظام۔
ب۔ رضاکاروں کی جماعت کا باقاعدہ قیام
ج۔ خلافت کمیٹیوں کا از سر نو زندہ کرنا تا کہ وہ صحیح معنوں میں کارکن جماعتیں ہوں
د۔ مساجد میں ابتدائی تعلیم کے مکاتب اور نائٹ اسکولوں کا قیام
س۔ مساجد کی مرمت و تعمیر اور نماز جمعہ و جماعت کا انتظام۔
ط۔ نصاب تعلیم کی تیاری۔ باہمی تنازعات و مناقشات کے طے کرنے کے واسطے قومی پنچایتیں۔

ان تمام تنظیمی کاموں کو انجام دینے اور قومی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے واسطے

سرمایہ فراہم کرنے کیلئے تمام دوکانوں سے ماہوار چندہ وصول کرنا زکوٰۃ اور صدقات کی وصولی کا انتظام اور دوشنبہ فنڈ کا افتتاح منظور ہوا۔

یہی ہے وہ اضافہ جو جمعیت خلافت نے اپنے گذشتہ کام میں کیا ہے یعنی خلافت کے استحکام کی جدوجہد کو صرف جاری ہی نہیں رکھا بلکہ اس کو مزید قوت کے ساتھ کامیابی کے درجہ تک بڑھانا اور جب تک تخلیہ جزیرۃ العرب نہ ہو ایک منٹ کے لئے بھی اس سے بے فکر نہ بیٹھنا۔ حکومت ہند سے ہماری عدم تشدد کی لڑائی انشاء اللہ گزشتہ سے بھی کہیں بڑے پیمانہ پر ہوگی کیونکہ ہمارا انتظام درست ہو جانے کی وجہ سے ہماری قوت میں عظیم الشان اضافہ ہوگا۔

بعض احباب نیک نیتی سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ سب کام اہم اور ضروری ہیں مگر ان کا خلافت سے کیا تعلق اور ہماری جدوجہد میں ان سے کونسا فائدہ ہوگا۔ اگر یہ حضرات پروگرام پر غور کرینگے تو تمام حال خود ان پر کھل جائیگا۔ خلافت کمیٹیاں جو ضروریات کے لحاظ سے نہایت سرعت کے ساتھ قائم کی گئی تھیں اون کو زندہ اور مضبوط کرنے کی جدوجہد سے تو کسی کو بھی اختلاف نہ ہوگا۔ رضاکاروں کی جماعت ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں قائم کرنا ضروری ہے تاکہ تعمیری کام ہمارے پرجوش والنٹیروں کی مدد سے بحسن وخوبی تکمیل پائیں اس کی نسبت بھی زیادہ کہنا فضول ہے۔ یہ والنٹیر ہمارے ہاتھ پاؤں ہونگے اور بغیر انکے کامیابی محال ہے۔ ہمارے لاکھوں یتیم بچے کافی یتیم خانوں کے نہ ہونے کی وجہ سے آوارہ پھرتے ہیں اور بڑھکر بجائے تقویت ہماری قوم کی خرابی اور بدنامی کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کی تربیت اور پرورش مسلمانوں میں نئی روح پھونک دے گی اور اللہ کے نیک اور باکار بندوں میں ایک مفید اور زبردست اضافہ ہوگا۔ کیا ہمارے اس کام سے خلافت کو استحکام نہ ہوگا۔ یہ تو وہی کام ہیں جو ہمارے خلیفہ پر فرض تھے۔ خلفائے راشدین یہی کام کرتے تھے جسکے بھروسہ پر لاکھوں مسلم بہا نباذ گھربار کو مسلمانوں کی

سپرد کر کے ہنستے کھیلتے دین متین کی حفاظت کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روے زمین پر پھیلجاتے تھے اور دنیا میں اسلام کا نام روشن کرتے تھے کیا ہمارے کام کرنے والے اگر آج اون کو طمینان نصیب ہو تو قرون اولی کی یاد تازہ نہیں کردینگے ہم نے گذشتہ تین چار برس سے بیشتر ہندوستان میں جو غلاموں کا ملک ہے یہ نظارہ نہیں دیکھا تھا کہ خلافت کی برائے نام اور حقیر امداد کے بھروسہ ہزاروں جیلوں مین ہنستے چلے گئے ؟ ہمارے آزمودہ کام کرنے والے میرے پاس آتے ہیں اور آج بھی ہر قسم کی خدمات کے لئے تیار ہین - جو خیال اون کو تکلیف دیتا ہے وہ صرف یہ ہوتا ہے کہ ان کے اہل وعیال کا اون کے پیچھے کیا حشر ہوگا - کیا کام کرنے والوں اور عام مسلمین کے یتیموں اور بیوگان کی پرورش کے معقول قومی انتظام سے ہمارے اسلام کے کام کرنیوالے فدائیوں میں اضافہ نہ ہوگا - کیا مسجدوں کے ابتدائی مکاتب کے ذریعہ سے لاکھوں بلکہ کروڑوں بچے بچیاں سچے اور پکے مسلمان ہو کر اسلام اور خلافت کے سچے جانباز سپاہی اور کارپرداز نہ ہونگے - اس پر زیادہ لکھنے کو میرا دل قبول نہیں کرتا - میں اپنی کمزوری کو قبول کرتا ہوں کہ میرے تخیل اور دماغ میں بڑی بڑی تجویزیں آتی ہیں اور آناً فاناً اوس کے ساتھ ہی جزئیات کا خیال بھی پیدا ہو جاتا ہے - موٹی موٹی باتیں تو چند الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں مگر جو جزئیات پر مجھ سے فضول بحث مباحثہ کرتا ہے اس سے گھبرا کر ناراض ہو جاتا ہوں - یہ واقعی میرا قصور ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہمارے بھائیوں نے بھی کم ہمتی اور مایوسی سے اپنے دماغوں کو کمزور بنا لیا ہے کہ جبتک کسی تحریک کو کامیاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں کامیابی کا یقین نہیں ہوتا - مثلاً خدام کعبہ کا ذکر کرتا ہوں جو میرے خیال میں موجودہ تحریک خلافت کی بانی اور مورث اعلیٰ ہے ۲۳ ممبروں سے ۶ مئی ۱۹۱۳ء کو لکھنؤ میں قائم ہوئی - جس کا سرمایہ ۲۳ روپیہ تھا اور سو روپیہ مولانا عبد الباری صاحب قبلہ سے قرض لئے گئے تھے جو چند دنوں میں واپس کر دئے ایک سال میں بیس ہزار ممبر ہو گئے تھے مسلم یونیورسٹی میں اول اول دس لاکھ جمع کرنا ناممکن معلوم ہوتا تھا - خدا کے بھروسہ پر کھڑے ہو گئے اور

ایکسال میں ۵ ۳ لاکھ روپیہ وصول کیا۔ خود خلافت کے سرمایہ میں ایک پنجاب کے رئیس نے
گمنام رہکر اول رقم دو ہزار کی میرے ہاتھ میں امرتسر میں اسوقت دی تھی جب کہ ہم بیتول
کے جیل سے چھوٹ کر امرتسر گئے اور وہاں خلافت کانفرنس کی صدارت کرنا پڑی۔ میں
ان معاملات میں تجربہ رکھتا ہوں۔ اگر سب اہل ہمت مسلمان کمربستہ ہوکر میرے ساتھ
کھڑے ہو جائیں تو انشاءاللہ ایکسال میں معلوم ہو جائیگا کہ ہماری قومی ترقی کا پارہ کتنے
درجہ بلند ہوگیا ہے تمام دینی اور دنیوی تحریکیں زندہ ہو جائینگی۔ سب سے اول تو اس موجودہ
کم ہمتی اور مایوسی کو دور کرنا ہے رقابت کا وقت نہیں۔ تمام مفید جمعیتیں اس بے حسی
اور کم ہمتی کی وجہ سے بیکار پڑی ہیں۔ جمعیۃ خلافت جس میں ہندوستان کے ہر طبقہ کے
افراد ہیں اور جسکی حالت بفضلہ تعالے آج بھی سب سے اچھی ہے اس بے حسی تھکن
مایوسی کو دور کرنا چاہتی ہے اگر سب کام کرنے والوں کی فوری توجہ ہوئی تو چند ماہ میں آپ سب
دیکھ لیجئے گا کہ ہندوستان کی کیا سے کیا حالت ہوئی اور ہمارے گذشتہ پروگرام سے
کونسا نقصان پہونچا۔ ہندوستان کی موجودہ حکومت کو مجبور کرنے اور مجبور کرکے تخلیہ
جزیرۃ العرب اور سوراج حاصل کرنے کا اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں کہ تمام ملک میں
عام طور سے قانون شکنی ہو اور محصولات کا دینا بند کردیا جائے۔ ہمارے نئے پروگرام
کی ہر دفعہ (میں دعوے سے کہتا ہوں) اس کام کی معین اور بڑھانے والی ہے۔ بجائے
چند بڑے چندہ دینے والوں کے لاکھوں کے پاس جانا ہوگا۔ لاکھوں کو بیدار کرنا ہے
جو کامیابی کے لئے لازمی ہے میں احباب سے دریافت کرونگا کہ ذرا مدات پر علیحدہ علیحدہ
غور کریں تو سب کی سب ایک اسلامی لڑی کو مضبوط اور وابستہ کرنے والی ملینگی رہا یہ
کہنا کہ انجمنیں ہماری مخالفت کرینگی کیونکہ ہم ان کی کمائی میں ہارج ہونگے۔ جو یتیم خانے
مثل یتیم خانہ حمایت اسلام لاہور اور بہت سے یتیم خانے جو خوش انتظامی سے
چلائے جاتے ہیں بجائے ان کے مقابلہ کے ہم تو ان کے ترقی کا باعث ہونگے۔ ہم ان
کو امداد مالی دینگے تاکہ وہ اور اچھا کام کریں۔ جہاں مدرسہ اور یتیم خانہ موجود ہے۔ وہاں

ہم کیوں نیا قائم کریں گے ۔ بلکہ اسی پرانے کو ترقی دلوائینگے۔ اوس کی ہر طرح مدد کرینگے تصادم کا خیال وہم ہے یہ کام کرنے والوں پر موقوف ہے ۔ مجھکو امید ہے کہ کم از کم جمعیۃ خلافت پر تو کوئی الزام اس بارہ میں نہیں آتا ۔ ہم نے ہر اسلامی کام کرنے والی جماعت کی مدد کی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی مدد کرینگے ۔ میں خود صلح اور امن کا خواہش مند ہوں ۔ جو ہندو مسلم اتحاد کا سچے دل سے حامی ہوگا ۔ وہ کسی طرح ایک مسلمان کو دوسرے سے لڑانے کا سبب نہ ہوگا ۔ میں تو آج بدقسمتی سے کچھ آثار بدمزگی کے دیکھتا ہوں اپنے کو مٹاکر دوستوں پر (جو ہر طبقہ میں ہیں) زور ڈالکر بھائی بھائی بناؤنگا ۔ اور انشاء اللہ پھر اس اسلامی چمن کو سارے ملک کے سامنے لہلہاتا ہوا دکھاؤنگا ۔

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل　　میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

یہ محبت کا پیارا سبق مجھکو میرے پیارے مذہب نے سکھایا ہے ادفع بالتی ھی احسن اور اسلام کے حقیقی اور خطرناک دشمن کے سامنے تو انشاء اللہ کبھی مجھکو کوئی نرم اور کمزور نہ پائیگا ۔

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں　　جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

مجوزہ تنظیم اور موسسات موجودہ

جب سے جمعیت خلافت نے تنظیم کا پروگرام قوم کے سامنے پیش کیا ہے مختلف حلقون مین مختلف صورتون سے اس پر چہ میگوئیان ہو رہی ہین ۔ کہین خوشگوار توقعات ہین تو کسی جگہہ شکوک وشبہات بھی ہین ۔ اگرچہ من حیث القوم مسلمانان ہند اس پروگرام پر اظہار اطمینان کر رہے ہین ۔ لیکن اگر چند حلقون سے اس پروگرام پر شکوک وشبہات کا اظہار ہو رہا ہے تو یہ کوئی غیر معمولی واقعہ نہین ہے ہر صحیح الخیال انسان کو ابتدا ہی مین یہ حقیقت واضح تھی کہ ہندوستان کے مسلمانون کے لئے اگر کوئی وسیع اور مستقل پروگرام تنظیم کے متعلق پیش کیا

گیا۔ تو بعض صادق النیت اور فدائے اسلام حضرات بھی ایسے نکلینگے جو یکایک اس تجویز کے تمام پہلوؤں کو قبول نہیں کرینگے۔ بلکہ انہیں ہمخیال بناتے اور تنظیم کے عملی پہلو ذہن نشین کرانے کے لئے تقریر و تحریر کے متعدد مراحل طے کرنے پڑینگے۔ لہذا آج اگر بعض حلقوں سے تنظیم اسلامی کی تجویز پر نکتہ چینی کے الفاظ ہمارے کانوں میں پڑتے ہیں تو ہمارا یہ منصب نہیں ہے کہ انہیں اعدائے اسلام کی نکتہ چینی کہکر نظرانداز کر دیں۔ یا نا اہل اور خود غرض لوگوں کے اعتراضات سمجھ کر حقارت آمیز خاموشی سے ان کا جواب دیں۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ الفاظ سے اور عمل سے اس تنظیم کے تمام پہلوؤں کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آئے دن میں "خلافت" کے کالموں میں ہر ایک پہلو پر بحث کرتا رہتا ہوں۔ اور دیگر قابل حضرات بھی ان مسائل پر مبسوط مضامین ضبط تحریر میں لا رہے ہیں۔ جناب عبدالمجید صاحب خواجہ شیخ الجامعہ نیشنل یونیورسٹی تنظیم کے تعلیمی پہلو پر مضامین لکھہ رہے ہیں۔ اور مولانا محمد علی صاحب دیگر مسائل پر تفصیلی بحث کرینگے۔

آج کی بحث میں میرے پیش نظر بعض حضرات کا یہ اعتراض ہے کہ اگر جمعیتہ خلافت نے تمام ہندوستان کے معاملات کی تنظیم شروع کی تو ہر شہر و قصبہ کے وہ تمام حضرات مخالفت کرینگے جو مختلف یتیم خانوں، اوقاف، مدارس، مساجد وغیرہ کا انتظام کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس اعتراض کی وجہ یہ غلط فہمی ہے کہ تنظیم اسلامی میں جمعیتہ خلافت کا کوئی جارحانہ مقصد مضمر ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھہ بیٹھے ہیں کہ تمام موجودہ متولیوں اور مہتمموں سے مؤسسات دینیہ کو چھین کر جمعیت خلافت اپنا قبضہ قایم کر دیگی۔ یہ ایک ایسی خطرناک غلط فہمی ہے جس کا ازالہ جلد سے جلد مناسب ہے جو لوگ ایسے خیالات، کو دماغ میں جگہہ دیتے ہیں وہ جمعیتہ خلافتہ کے ساتھہ صریح ناانصافی کر رہے ہیں۔ تنظیم اسلامی کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے۔ کہ موجودہ متولیوں اور منتظموں سے مقابلہ کرے جمعیتہ خلافتہ ہر مقام پر یہی کوشش کریگی کہ موجودہ منتظمین کے اشتراک عمل سے اسلامی کام ہو بلکہ ہر شہر و قصبہ میں وہاں کی موجودہ مجالس و مؤسسات کے منتظمین کو ان کے مذہبی کام میں حتے الامکان امداد پہونچائی جائے۔ سیکڑوں مقامات

بر یتیم خانے قایم ہین اور ان کی ضرورت بھی ہے مگر کسی نہ کسی وجہ سے کامیاب نہین ہین، ہزار ون مقامات پر مسجدین ہین مگر زبان حال سے مسلمانون کی بے توجہی کی شکایت کر رہی ہین۔ ہزار ون مدارس قایم ہین مگر کافی امداد بغیر دم توڑ رہے ہین، ہزار ون مدارس ایسے ہین کہ سرمایہ کافی ہے مگر نظام تعلیم خراب ہونے کی وجہ سے اونکا عدم وجود برابر ہے بعض مقامات پر مسلمانو نپر ناگہانی آفت و مصیبت آتی ہے، بعض مقامات پر انکے لئے خاص اصلاح کی جد وجہد کی ضرورت ہوتی ہے، بعض دیہات مین تعمیر مساجد کی ضرورت پیش آتی ہے اسیطرح کی ہزار ون ضروریات ہے جو بغیر کسی وسیع تنظیم کے پوری نہین ہو سکتین۔ مالا بار کے بھائیون کی دردناک مثال ہمارے سامنے ہے۔ اگر اسوقت تنظیم کا پروگرام عملی حیثیت سے مکمل ہو گیا ہوتا۔ تو فوراً مرکزی دفتر سے دو چار سو والنٹیر، سامان رسد اور اسباب نقل وحرکت علاقہ ملیبار مین پہونچائے جا سکتے تھے۔ لیکن چونکہ مسلمانان ہند اس وقت منتظم حالت مین نہین ہین ان کا شیرازہ پریشان ہے، ان کی قوتین منتشر ہین لہذا ان کے قلوب مین مالا بار بھائیون کے لئے خواہ کسی قدر بھی درد ہو مگر وہ قرار واقعی امداد نہین پہنچا سکتے اگر اس وقت پچاس لاکھ روپیہ بھی اوس بھادر ستم زدہ قوم کے لئے جمع کر دین جب بھی اتنی امداد ان کو نہین پہونچ سکتی جتنی تنظیم کے بعد چند لاکھ مین پہونچ سکتی ہے غیر منتظم اور منتظم امداد مین زمین و آسمان کا فرق ہے ہزار ون تنکے علیحدہ علیحدہ چار انچ زمین کو بھی صاف نہین کر سکتے مگر چالیس پچاس کو بھی ایک بندھن مین جمع کر کے استعمال کیا جائے تو ایک میدان کو صاف کر سکتے ہین۔ مابلون کی مثال سبق آموز ہے اگر جمعیت خلافت نہ ہوتی تو کتنی مشکل واقع ہوتی جب تک باہمت اور قابل اعتماد آدمی اُنکی امداد کیلئے کھڑے ہوتے اور پبلک سے چندے کی اپیل کرتے اوس وقت تک مصیبت کا طوفان اکثر اوقات سر سے گذر جاتا۔ اور متعدد برادران اسلام قوم کی سست رفتاری پر یہ کہتے ہوئے جان بحق تسلیم ہوجاتے۔

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہربان آتے آتے

اسوقت تو یہ غنیمت تھا کہ جمیعت خلافت کا نظام مکمل تھا۔اس لئے عین وقت پر برادران مبتلا کی ایک حد تک امداد ہوگئی اور ہو رہی ہے مگر اس امداد کی مقدار اس بھاری قوم کے مصائب کے سامنے ہیچ ہے۔قرار واقعی امداد تو اسوقت ہو سکتی تھی جبکہ مسلمانون کی تنظیم اس قدر مکمل ہوتی کہ ہفتہ عشرہ مین ہی مبتلا بھائیون کے لئے قیام و طعام کا انتظام ہو جاتا ، بیمارون کے لئے ہسپتال قایم ہو جاتے۔اور دیگر شعبہ جات زندگی مین ایسی امداد اونکو پہونچتی کہ اسلامی اخوت و برادری کا صحیح عملی نقشہ اون آنکھون مین پھر جاتا اور وہ اسلام کی حقیقی برکات کا تجربہ کر لیتے۔غرض اسی قسم کے سیکڑون کام ہین جو آئے دن پیش آتے رہتے ہین ان سب کے انتظام کے لئے تنظیم کی تجویز پیش کی گئی ہے اس کا مقصد دیگر اصحاب کے مفاد و اغراض کو زک پہنچانا نہین ہے بلکہ اس کے خلاف اسلامی ہند کے تمام اجزاء کو مضبوط و منتظم کر کے مسلمان ہند کی ایک مستقل و پائدار طاقت قایم کر دینا ہے جسے بر وقت ضرورت ہر کام مین استعمال کیا جا سکتا ہے امید ہے کہ ان الفاظ کے بعد یہ غلط فہمی باقی نہ رہے گی کہ مجوزہ تنظیم کا مقصد موجودہ متولیون او مہتمون کے مقابلہ مین کوئی مخالفانہ کیمپ قایم کرنا ہے تنظیم کا مقصد اصلاح ہے اور وہ بھی پیار و محبت سے اغیار سے ترک موالات یا مقابلہ مین اسوقت کامیابی ممکن ہے جبکہ آلیس مین اتفاق اور محبت ہو۔

تنظیم رضاکاران

تحریک خلافت و کانگریس کی گذشتہ تاریخ میں رضاکاران کی خدمات اس قدر نمایاں اور اہم رہی ہین کہ احیائے تحریک کے وقت بھی ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا حیات ملی کا کونسا شعبہ ہے جو اون کی امداد سے بے نیاز ہے ، تنظیمی پروگرام کی کونسی مد ہے جو امداد رضاکاران کی محتاج نہیں ، ترقی ملت کا کونسا مرحلہ ہے جو رضاکاروں کے بغیر

طے ہو سکتا ہے، مساجد مجالس میں اون کی ضرورت ہے استقبال اور جلوس کے وقت ان کا وجود ناگزیر، باہمی تنازعات و مناقشات کے وقت ان کی اہمیت مسلم لہذا مسلمانان ہند کا نظام اسی وقت مکمل اور کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ ملک کے نوجوان جوق در جوق آگے بڑھیں اور ہر شہر اور قصبہ میں رضا کاروں کی جمعیتیں قائم ہو جائیں۔ نظم و نسق، ترتیب و انتظام قومی ترقی کے ابتدائی مراحل ہوا کرتے ہیں لیکن یہ مرحلے اوسوقت

خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہو سکتے ہیں جب کہ ایک قومی فوج خاص قواعد و ضوابط کے ماتحت رہنمایان ملت کے اشارے پر کام کرنے کو طیار ہو ظاہر ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حالت میں اس منتظم فوج کے لئے جبر و تشدد یا جنگ وجدال کا کوئی پروگرام پیش نظر نہیں ہو سکتا۔

لہذا یہ غلط فہمی ابتدا ہی میں رفع کر دینی مناسب ہے۔ جمعیۃ رضا کاران کے قیام میں کوئی جارحانہ مقصد مضمر نہیں ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ان کا وجود مسلمانان ہند کی مذہبی، سیاسی، اور اجتماعی قوت میں چار چاند لگا دیگا۔ اسلامی ہند کا اثر و اقتدار دوبالا ہو جائیگا اور مسلمانوں کے لئے ایک ایسی قوت محفوظ پیدا ہو جائیگی جسے وقت و حالات کے لحاظ سے ہر مناسب موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تنظیم کے جدید پروگرام کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان موجودہ غیر منتظم کمزور حالت کو خیرباد کہکر ایک زبردست طاقت ہو جائیں تاکہ آئندہ ان کے ہر کام میں ایک زندہ اور مترقی قوم کا جلوہ نظر آئے اور موجودہ بے ترتیبی و بدنظمی سے اغیار کو مضحکہ خیزی کا موقع نہ حاصل ہو۔